ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر رابعہ شاہ
لیکچرر ہزارہ یونیورسٹی ۔
ڈاکٹر الطاف یوسف زئی
ایسوسی ایٹ پروفیسر ہزارہ یونیورسٹی۔
حفصہ الطاف
ریسرچ سکالر ہزارہ یونیورسٹی۔

جامعات میں تحقیق کے مسائل ایک جائزہ

Dr. Rabia Shah
Lecturer, Hazara University.
Dr. Altaf Yousafzai
Associate Professor, Hazara University.
Haafsa Altaf
Research Scholar, Hazara University.

A Review of Research Problems in Universities

There are a few basic principles to keep in mind when writing A research paper. The topic that the dissertration writer chooses Is the researcher’s own mental product know the purpose of your Research. Would you like to make another significant addition to the human body of information on the subject through your research Effort? The material that you have collected for your thesis should be presented through the analysis stage. The best research is the one in which unnecessary material is not presented in the thesis. The thesis Writer should base the process on logical and objective standards and should not allow personal feelings and biases to enter the research Process at the any level. The research language should be clear and concise. One of the characteristics of research is the expression of its Expected results and outcomes .This is an integral part of research. These are some of the basic things that every researcher should be Familiar with. By following them, he can easily write his research paper.

Key Words: *Research Problems, Universities, Research Paper, Thesis.*

تحقیق جس بھی نوعیت کی ہو یہ ایک کٹھن کام ہے۔ جس کے لیے آپ کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ تحقیقی مقالہ کی تیاری میں محقق بہت سے دشوار گزار راستوں سے گزر کر اپنی منزل تک پہنچتا ہے لیکن جس انسان نے منزل کا تعین کیا ہو تو اس کو راستے کی مشکلوں کا پتہ ہوتا ہے وہ ان سے نمٹنے کا حل جانتا ہے اور وہ آسانی سے اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ جس انسان کو اپنی منزل معلوم ہی نہیں وہ کہاں جائے گا وہ تو راستوں میں ہی بھٹکا رہے گا۔ تحقیقی مقالہ لکھنے کے بھی چند بنیادی اصول ہیں ان میں سب سے پہلا اپنی منزل کا تعین یعنی اپنے کا موضوع کا انتخاب ہے۔ موضوع کا انتخاب کوئی بھی مقالہ لکھنے کی وہ پہلی سیڑھی ہے جس پر چڑھے بغیر آپ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ موضوع کا انتخاب کسی بھی مقالہ نگار کے لیے ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ ہم بہت سے طلباء اور طالبات کو موضوع کے انتخاب کے لیے پریشان دیکھتے ہیں۔ وہ کبھی اساتذہ کے پاس چکر لگاتے ہیں کبھی دوست احباب سے کہتے ہیں کہ وہ ان کو کوئی موضوع تلاش کر کے دے دیں تا کہ وہ اپنا مقالہ لکھ سکیں۔ آخر کار اساتذہ کے دفتروں کے چکر لگانے اور ادھر ادھر گھومنے کے بعد وہ ایک موضوع کی تلاش میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ اس پر مقالہ لکھنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ اس موضوع کے بارے میں معلومات حاصل کرنا یا یہ بات دیکھنا وہ ضروری نہیں سمجھتے کہ اس موضوع سے ان کی کوئی دلچسپی ہے یا نہیں۔ یہ وہ پہلی غلطی ہے جس پر کسی محقق کی توجہ سب سے کم رہتی ہے لیکن یہ وہ ابتدائی غلطی ہے جس کا خمیازہ ایک ریسرچ سکالر کو آخر تک بھگتنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مبتلاء رنج رہتا ہے۔

ظفر لاسلام خان اس بارے میں لکھتے ہیں:

> مناسب یہ ہے کہ ریسرچ کا موضوع خود آپ کی اپنی ذہنی پیداوار ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے بعض اساتذہ یا دوسرے ریسرچ اسکالرز جو آپ سے پہلے ان مراحل سے گزر چکے ہیں۔ آپ کو کسی مخصوص موضوع پر تحقیق کا مشورہ دیتے ہیں۔ کسی موضوع کے اختیار کرنے کے لیے صرف اتنی سی بات کافی نہیں کہ آپ کو کسی نے کوئی موضوع بتا دیا اور آپ اس پر کام کرنے کے لیے جٹ گئے۔ نہیں، ایسا نہ کریں۔ بلکہ مطلوبہ موضوع پر پہلے خود بخود پڑھیں اور اتنا پڑھیں کہ آپ اپنے طور پر مطمئن ہو جائیں کہ ہاں یہ موضوع واقعی تشنۂ تحقیق ہے اور اس پر عمر عزیز کے گراں قدر چند سال لگانا ضائع نہیں ہو گا۔ اگر آپ کو اس حد تک اطمینان اور شرح صدر حاصل نہیں تو یقیناً آپ خود اپنا اور دوسروں کا وقت

ضائع کریں گے۔ مزید بر آں سارا کام کرنے کے بعد بھی آپ ریسرچ کے وہ لازمی ثمرات حاصل نہیں کر سکیں گے جو اس کا حاصل اور جوہرِ اصل ہیں اور جس کی توقع آپ سے بالآخر کی جاتی ہے۔ کہ آپ میں وہ فنی مہارت اور چابکدستی پیدا ہو جائے جس کی مدد سے آپ خود اعتمادی کے ساتھ آزادانہ طور پر کسی موضوع پر تحقیقی کام کسی نگراں کے مرہون احسان ہوئے بغیر کر سکیں۔اصول تحقیق میں مہارت کے بعد ضروری نہیں کہ اپنے مخصوص میدان میں ہی آپ محصور ہوں، دیگر قریبی موضوعات پر تحقیقات کا سلیقہ بھی آپ میں پیدا ہو جائے۔"[1]

تحقیقی مقالہ لکھنے کے لیے موضوع کا انتخاب اسکالر کا فرض ہے۔ کیونکہ وہ یہ بات بہتر طور پر جانتا ہے کہ اس کی دلچسپی کس موضوع سے زیادہ ہے۔ کس موضوع پر وہ بہتر مقالہ لکھ سکتا ہے کیونکہ تحقیقی مقالہ کو اسکالر نے خود لکھنا ہے تو آپ کی اس موضوع سے دلچسپی ہو گی تو وہ کسی پر انحصار کیے بغیر اس مقالہ کو لکھ سکے گا۔ جو مقالہ نگار مقالہ لکھنے کے اس بنیادی اصول پر عمل نہیں کرتا اور اپنے موضوع کے انتخاب کا فیصلہ خود کرنے کے لیے کسی بھی قسم کی تحقیق کرنے کی بجائے دوسروں پر انحصار کرتا ہے۔ وہ مقالہ کی تیاری میں بھی پریشانی میں مبتلا رہتا ہے اور بعض دفعہ وہ اپنا کام ادھورا چھوڑ دیتا ہے۔ کسی بھی تحقیقی کام کو یکسوئی، لگن اور محنت سے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ سچی لگن اس وقت ہی پیدا ہوتی ہے جب کوئی کام آپ کی پسند کا ہو۔ اگر کسی موضوع سے آپ کو دلچسپی نہیں ہے تو آپ وہ کام کبھی مکمل نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر ش۔ اختر بھی موضوع کے انتخاب میں اسکالر کی ذاتی پسند کو اہمیت دیتے ہیں وہ لکھتے ہیں:

> تحقیق کے مدارج میں سب سے اہم منزل موضوع کے انتخاب کی ہے۔ اگر اسکالر نے اپنی صلاحیت، مذاق اور اپنی پسند کی روشنی میں موضوع کا انتخاب نہیں کیا تو اس کی تحقیق کبھی بھی مکمل نہیں ہو گی اور اگر مکمل ہو بھی گئی تو اس سے مفید نتائج بر آمد نہیں ہوں گے ۔ دانش گاہوں میں تحقیقی صورتِ حال اسی لیے ابتر ہے۔ جو اسکالر شعر موزوں نہیں پڑھ سکتا اور عموماً شعرائے کرام کے دیوان کی تدوین میں لگ جاتا ہے ۔ اس طرح جسے علم لسانیات سے کوئی دلچسپی نہیں وہ لسانیات کو موضوع تحقیق بنا لیتا ہے۔ اس لیے تحقیق کا سب سے ابتدائی مرحلہ موضوع کے انتخاب کی شکل میں سامنے آتا ہے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکالر کے ذہن میں بیک وقت متفرق موضوعات پیدا ہوسکتے ہیں۔ یہ ایک فطری عمل ہے۔انسانی ذہن سینکڑوں تصورات کی پرورش کرتا رہتا ہے۔اس لیے خیالات کی یورش پر گرفت رکھنا ضروری ہے۔اسے اپنی علمی استعداد، ذہنی رجحان کو برابر پیش نظر رکھنا چاہیے۔اس کی وجہ سے وہ پراگندگی ذہن کا شکار نہ بن جائے گا اور ایک موضوع کے انتخاب کا فیصلہ عمل میں آگیا تو تحقیق کی پہلی اینٹ صحیح جگہ پر رکھ دی جائے گی ۔موضوع کی مناسبت اور اسکالر کے مزاج کے مطابق نگران کا وجود بھی اہمیت رکھتا ہے اسے بھی موضوع سے اتنی دلچسپی ہونی چاہیے جتنی اسکالر کو ہے۔ یہ اس لیے ضروری ہے تاکہ وہ مواد کی حصول یابی اور اعداد و شمار کی یک جائی اور تجزیہ کے دوران رہنمائی کے فرائض انجام دے سکے۔۔۔۔۔۔۔موضوع چنتے وقت یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دائرہ اتنا وسیع نہ ہو کہ وقت معینہ پر مکمل نہ ہو سکے۔۔۔۔۔۔اگر مواد کی حصول یابی کے ذریعے دسترس میں نہ ہوں تو تحقیق آگے نہیں بڑھ سکتی۔"(۲)

جب آپ اپنی پسند اور صلاحیت کے مطابق موضوع کا انتخاب کر لیتے ہیں تو آپ نے تحقیق کی سیڑھی پر پہلا قدم رکھ لیا۔اسکالر جس بھی موضوع کا انتخاب کرے۔اس کے موضوع کے متعلق اس کے پاس تمام اہم معلومات ہونی چاہئیں۔ آپ ان تمام کتب کا مطالعہ کریں جو آپ کے تحقیقی مقالہ کے لکھنے میں معاون و مددگار ثابت ہو سکتی ہیں کیونکہ وسیع معلومات کا حصول مطالعہ کے بغیر ممکن نہیں ہے مطالعہ کے ساتھ ساتھ باقی دیگر ذرائع سے اپنے موضوع کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں کیونکہ ان معلومات کی روشنی میں ہی آپ یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اس موضوع پر پہلے کسی نے کام کیا ہے یا نہیں اگر کیا ہے تو اس کا موضوع آپ کے موضوع سے کیسے مختلف ہے ۔آپ اپنی تحقیق کے ذریعے انسانی ذخیرہء معلومات میں کیا اہم اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔آپ اس تحقیق کے ذریعے کیا نیا دریافت کرنا چاہتے ہیں۔اپنے موضوع کے بارے میں پڑھنے کے بعد آپ یہ بات سمجھتے ہیں کہ اس کا کوئی زاویہ ایسا ہے جو ابھی پوشیدہ ہے جو آپ اپنی تحقیق کے ذریعے سامنے لانا چاہتے ہیں۔کیونکہ موضوع چن لینے کے بعد اب آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ تحقیقی مقالے کو لکھنے کا مقصد کیا ہے۔آپ اپنی تحقیق کے ذریعے کیا نئی بات سامنے لانا چاہتے ہیں۔کیونکہ مقصد کا تعین کیے بغیر آپ کوئی مقالہ نہیں لکھ سکتے۔اس بارے میں ظفر الاسلام لکھتے ہیں:

پہلا سوال جو اس ضمن میں ذہنوں میں آنا چاہیے اور جس کے اطمینان بخش جواب کے بغیر آپ آگے نہیں بڑھ سکتے، وہ یہ ہے کہ: ہماری ریسرچ اور تحقیق کا مقصد کیا ہے؟ اس سوال کے جواب مختلف ہو سکتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں اس کے معقول و قابل قبول جواب صرف دو ہیں ۔پہلا یہ کہ ہم اپنی اس تحقیقی کاوش کے ذریعہ موضوع سے متعلق انسانی ذخیرہء معلومات میں کوئی نیا اور اہم اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی ایسی بات جو اس موضوع پر اب تک سامنے نہیں آئی اسے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ تحقیق و بحث کی غرض یہ ہے کہ ہم فن برائے فن کی حیثیت سے اس میدان میں مہارت و کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ایک مخصوص علمی میدان میں اس کے تجربہ کار ماہر بن سکیں، اور ریسرچ اسکالرز کو اس سلسلے میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسے سمجھ سکیں اور اسی طرح دوسروں کی تحقیق و بحث کو مزید قدر و قیمت اور وزنی بنانے کی صلاحیت ہم میں ابھر سکے اور ہمیں وہ صلاحیت و عبور حاصل ہو جائے جس سے ہم ان لوگوں کی رہنمائی کر سکیں، جو موضوع سے متعلق مختلف تحقیقی کاموں میں لگے ہوئے ہوں اور اپنی نگرانی میں تحقیقی مقالات کی تیاری کا حق ادا کر سکیں۔[۳]

اسکالر کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے موضوع کے متعلق معلومات اکٹھی کرنے اور اس سے پہلے جن لوگوں نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔ ان کا موازنہ کرے اور اس بات کا تعین کرے کے اس سے پہلے کام کرنے والوں نے اس کو کس زاویہ سے دیکھا ہے وہ اس موضوع کو کس زاویے سے دیکھتا ہے۔ اس سے پہلے والوں کا نقطہ نظر کیا تھا انھوں نے اپنی تحقیق سے کیا نئی چیز سامنے لائی۔ اور اس کا نقطہ نظر کیا ہے وہ اپنی تحقیق سے کیا دریافت کرنا چاہتا ہے۔ اس بات کا تعین کرنا بہت ضروری ہے اس کی بدولت ہی آپ ایک معیاری مقالہ لکھ سکیں گے۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آپ ایک معیاری مقالہ نہیں لکھ سکتے۔ آپ بس پہلے کے مقالہ نگاروں کی کہی ہوئی باتوں کو ہی اپنے کام میں دہراتے رہیں گے آپ کوئی نہیں بات سامنے لانے سے قاصر رہیں گے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کہتے ہیں کہ اگر آپ اپنے مقالہ میں وہ ہی کچھ کہنا چاہتے ہیں جو اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے تو آپ کی یہ تحریر محض ایک خلاصہ کی حیثیت رکھتی ہے اس بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یعنی آپ کو لکھنے کے لیے تیاری کرنی ہے۔ کون کون سی کتابیں اس موضوع پر پڑھتی ہیں۔ تاکہ اپنے موضوع سے آپ نہ صرف واقف ہو جائیں بلکہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ دوسروں نے اس موضوع پر کیا لکھا، کیا کہا اور کیا سوچا ہے۔ اگر آپ کو بھی وہی کہنا ہے جو دوسروں نے کہا ہے اور جو مطالعے سے آپ کے سامنے آ گیا ہے، تو پھر وہی کچھ لکھنے کے معنی ہوں گے کہ آپ وہی کچھ دہرا رہے ہیں اور وہی کچھ کہہ رہے ہیں جو پہلے لکھا اور کہا جا چکا ہے۔ اس صورت میں آپ کی تحریر محض ایک خلاصہ کی حیثیت رکھے گی اور ایسے میں مناسب یہ ہے کہ آپ کو لکھنے کے مرحلے میں قدم نہیں رکھنا چاہیے لیکن اس موضوع پر سب کچھ پڑھنے کے بعد آپ کے خیال میں ایک زاویہ ابھی ایسا ہے جو اب تک سامنے نہیں آیا ہے تو پھر آپ کو لکھنے کی طرف مائل ہونا چاہیے۔ دراصل زاویہ اور نقطہ نظر ہی وہ بنیادی چیز ہے جو آپ کی تحریر کو وقعت اور انفرادیت عطا کرتی ہے۔"(۴)

ہمارے جامعات میں اسکالر کو مقالہ کی تکمیل کے لیے ایک محدود وقت دیا جاتا ہے اور اسکالر کو اس وقت کے اندر مقالہ مکمل کر کے دینا ہوتا ہے۔ اس لیے موضوع کا انتخاب کرتے ہوئے اس بات کا خیال کریں کہ آپ کا موضوع زیادہ پھیلا ہوا نہ ہو اگر کسی ایسے موضوع کا انتخاب آپ نے کیا تو آپ اس مقالہ کی تکمیل مقررہ وقت کے اندر نہیں کر سکیں گے۔ موضوع کا انتخاب کرتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ جس موضوع پر آپ کام کر رہے ہیں اس کے متعلق معلومات جن ذرائع سے حاصل کریں گے کیا وہ آپ کی دسترس میں ہیں یا اس مقالے کی تکمیل کے لیے جن کتب کا مطالعہ کرنا مقصود ہے وہ کتابیں آپ آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر اپنے موضوعات کے متعلق معلومات کا حصول آپ کی پہنچ میں نہیں ہے تو پھر بھی آپ کا تحقیقی مقالہ تکمیل کے مدارج طے نہیں کر پائے گا۔ مقالہ لکھتے ہوئے مقالہ نگار کو اس بات کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے کہ وہ صرف کتابوں سے اقتباسات ہی نہ اکٹھا کرتا جائے اور پھر ان اقتباسات کو اپنے مقالے میں لکھ دے۔ اس کو اپنے موضوع فکر پر اپنی توجہ مرکوز رکھنی ہو گی۔ اس کو اس بات پر خاص توجہ دینی ہے کہ اس کا موضوع کیا ہے اس کو بیان کرنے کا مقصد کیا ہے اور اپنی بات کی وضاحت کے لیے جن اقتباس کا وہ حوالہ دے رہا ہے ان کا اور اس کے موضوع میں ہم آہنگی ہے یا نہیں ایسا تو نہیں سوال جو اور جواب چنے دے رہا ہے۔ اس نے اپنے مقالے میں کیا لکھنا ہے کے ساتھ ساتھ اس کی توجہ اس بات پر بھی مرکوز رہے کے کیا نہیں لکھنا۔ صرف اقتباسات کو ترتیب دیتے چلے جانا تحقیق نہیں ہے۔ غیر ضروری مواد کو

مقالہ میں پیش نہ کیا جائے بہترین تحقیق وہ ہی ہوتی ہے جس میں مواد کو تجزیہ کے مرحلہ سے گزار کر پیش کیا جائے اس بارے میں عبد الحمد خان عباسی لکھتے ہیں:

> "محقق جمع شدہ مواد کو خوب چھان پھٹک کے بعد مقالہ میں درج کرے۔ یہ نہ ہو کہ ہر رطب ویابس کو بس یوں ہی لکھتا چلا جائے اور کتب سے صرف اقتباسات کو ترتیب دیتا چلا جائے۔ تحقیق اس چیز کا نام نہیں ہے تحقیق میں محقق کی شخصیت غیر جانبدار طور پر نمایاں ہونی چاہیے۔اسے ہر کسی کی بات کو شک کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔اس کے بغیر چھان پھٹک نہیں ہو سکتی۔"(۵)

تحقیق ایک ایسی چیز ہے جس میں آپ اپنی بات حقائق سے ثابت کرتے چلے جاتے ہیں۔ کسی چیز کا اگر کوئی مثبت پہلو ہو یا منفی پہلو آپ اس کو پوری ایمانداری سے بیان کرتے ہیں۔ آپ تحقیق کرتے وقت اپنی ذاتی پسند نا پسند کا اظہار نہ کریں کیونکہ تحقیق کا مطلب ہی کھوج لگانا یعنی اپنے موضوع کے متعلق اصل حقائق سامنے لانا جب کسی امر کی اصلی شکل پوشیدہ ہو تو اس کی اصل شکل کو دریافت کرنے کا عمل تحقیق ہے۔ تعصب سے کام لینے والا شخص کبھی بھی ایک اچھا محقق نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ کسی سے ذاتی تعصب کی بنیاد پر بعض حقائق کو پوشیدہ رکھے گا اور اپنی پسند کے نظریہ کو فروغ دینے کی کوشش کرے گا۔ایسے شخص کے بارے میں عبد الحمید اس بارے میں لکھتے ہیں:

> "فن تحقیق کے ماہرین کے ہاں اچھی اور معیاری تحقیق وہ ہوتی ہے جس کا طریقہ کار واضح اور سادہ ہو، یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ محقق عمل کی بنیاد منطقی و معروضی معیارات پر رکھے اور ذاتی جذبات و تعصبات کو تحقیقی عمل میں کسی بھی سطح پر داخل نہ ہونے دے۔اگر تحقیق میں ذرا برابر بھی شائبہ ہو کہ محقق تعصب سے کام لے رہا ہے یا اپنی پسند کے نظریے کو آگے بڑھا رہا ہے تو اس کی ساری تحقیقی محنت اکارت جائے گی۔۔"(۶)

تحقیق کا پہلا مقصد ابلاغ ہے اس لیے تحقیق کی زبان سادہ اور عام فہم ہونی چاہیے۔ مسجع مقفع عبارات لکھنے اور صنائع بدائع کے استعمال سے گریز کریں کیونکہ رنگین الفاظ کی خوبصورتی میں آپ کا مقصد گم ہو جائے گا۔ رنگین الفاظ کا استعمال تحقیق کی خوبی کے بجائے اس کا عیب سمجھا جائے گا۔ تحقیقی مقالہ لکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کی زبان عام قاری سمجھ سکے بے محل اور بھاری بھر کم الفاظ کے استعمال سے گریز کیا جائے ۔صاف اور واضح و سلیس الفاظ کا استعمال کریں پروفیسر محمد حسن اس بارے میں لکھتے ہیں:

"تحقیق کی زبان افسانوی ادب کی زبان سے یقیناً مختلف ہوگی، اس میں تخیل سے زیادہ واقعیت، ابہام سے زیادہ قطعیت اور کیفیت سے زیادہ حقیقت کے بے کم و کاست بیان پر زور دیا جائے گا، رنگینی اس کا حسن نہیں عیب ہو سکتی ہے۔ اس کا مقصد کیفیت نہیں معلومات کی ترسیل اور استنباط نتائج ہوتا ہے اس لیے اس کا حسن اس کی قطعیت، ربط، استقلال اور ترتیب کے مقدمات اور نتائج کی معقولیت اور توازن میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس کا رخ آرٹ سے زیادہ سائنس اور فلسفے کی طرف ہوتا ہے۔ جہاں الفاظ حتی الامکان پوری احتیاط اور تعین معانی کے ساتھ استعمال کیے جانے چاہئیں۔"(۷)

تحقیق کا مقصد صرف مواد اکٹھا کرنا اور اسے ایک ترتیب سے لکھ دینا نہیں ہے۔ آپ نے اگر کسی موضوع پر تحقیق کر کے دو ڈھائی سو صفحے لکھے ہیں۔

تو آپ کی تحقیق کا ماحاصل کیا ہے۔ آپ نے اس سے کیا نتیجہ اخذ کیا۔ ایک معیاری تحقیق وہ ہی ہوتی ہے جس میں آپ نے بہت سی نئی چیزیں سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔ اس بارے میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری لکھتے ہیں:

"تحقیق کی خصوصیات میں سے ایک اس کے متوقع نتائج و ثمرات کا اظہار ہے۔ یہ عمل تحقیق کا لازمی جزو ہے، کیونکہ تحقیق نئے حقائق اور نتائج دریافت کرنے کا نام ہے جس میں تصورات کی نئی تعبیر کی جاتی ہے، نئے افق سامنے لائے جاتے ہیں، تحقیق جس قدر اصل ہوگی اور اس میں دریافتوں کی مقدار جس قدر زیادہ ہوگی، تحقیق اتنی زیادہ معیاری سمجھی جائے گی۔"(۸)

موضوع کا انتخاب، تحقیق کا مقصد، تحقیق کی زبان چند بنیادی لیکن بہت اہم باتیں ہیں۔ کیونکہ جب تک سکالر موضوع کا انتخاب، اپنی صلاحیت، مذاق اور پسند کی روشنی میں نہیں کرتا تو اس کی تحقیق کبھی بھی مکمل نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ اس سے مفید نتائج حاصل کر سکے گا۔ جب تک اسکالر کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اس کی تحقیق کا مقصد کیا ہے تو وہ اپنے مقالے میں کوئی بھی نئی چیز دریافت کرنے سے قاصر رہے گا اس کی تحقیق کبھی بھی معیاری نہیں ہوگی۔ تحقیقی مقالہ کا مقصد ابلاغ ہے اس لیے آسان الفاظ کا استعمال کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ کسی بھی محقق کے لیے تحقیقی مقالہ لکھنے سے پہلے ان چند بنیادی اصولوں سے واقفیت بہت ضروری ہے۔ اگر محقق ان اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنا تحقیقی مقالہ لکھے تو بہت سی مشکلات سے بچ جاتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ظفر الاسلام خان،اصول تحقیق جدید ریسرچ کے اصول و ضوابط،انسٹیٹوٹ آف اسلامک اینڈ عربیک سٹڈیز،نیو دہلی،۱۹۹۸ء،ص۲۷

۲۔ڈاکٹر ش-اختر،موضوع کا انتخاب، مضمون، مشمولہ اردو میں اصول تحقیق،مرتبہ ڈاکٹر سلطان بخش،اردو اکیڈمی، لاہور، ۲۰۱۲ء،ص۶۸

۳۔ظفر الاسلام خان،اصول تحقیق جدید ریسرچ کے اصول وضوابط،ص۲۶

۴۔ڈاکٹر جمیل جالبی،تنقیدی و تحقیقی موضوعات پر لکھنے کے اصول، مضمون، مشمولہ اردو میں اصول تحقیق،مرتبہ ڈاکٹر سلطان بخش،اردو اکیڈمی،لاہور، ۲۰۱۲ء،ص۳۱

۵۔عبدالحمید خان عباسی،اصول تحقیق، نیشنل بک فاؤنڈیشن،اسلام آباد، ۲۰۲۲ء،ص۱۳۰

۶۔عبدالحمید خان عباسی،اصول تحقیق،ص۱۱۹

۷۔پروفیسر محمد حسن،ادبی تحقیق کے بعض مسائل، مضمون، مشمولہ اردو میں اصول تحقیق،مرتبہ ڈاکٹر سلطان بخش، اردو اکیڈمی،لاہور، ۲۰۱۲ء،ص۲۴۵

۸۔ڈاکٹر تبسم کاشمیری،ادبی تحقیق کے اصول مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد، ۱۹۹۲ء،ص۲۵